مسئلۂ تعویذ

پر ایک عادلانہ تحریر

کیا تعویذ شرک ہے؟

مصنف : مفتی محمد اجمل قاسمی صاحب

ناشر: الاجماع فاؤنڈیشن، کرلا (ویسٹ)، ممبئی۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مقدّمہ

ہم اہلسنت والجماعت (حنفی) قرآن و حدیث کو سمجھنے میں صحابہ تابعین اور اسلاف کے فہم پر اعتماد کرتے ہیں، جبکہ غیر مقلدین صرف اپنے سمجھ کو ہی معتبر جانتے ہوئے آنکھ بند کر کے تمام دلائل کا انکار کرتے چلے جاتے ہیں، انہیں مسائل میں سے ایک مسئلہ تعویذ کا ہے کہ غیر مقلدین تعویذ کو مطلقاً شرک کہہ دیتے ہیں کیوں کہ یہی ان کی بدفہمی کا نتیجہ ہے، اور یہ نہیں دیکھتے کہ اس شرک کے فتوے تلے صحابہ تابعین، مفسرین اور محدثین میں سے کون کون سے لوگ دبے نظر آتے ہیں، جیسا کہ آپ اس رسالہ میں ملاحظہ کریں گے۔

اللہ جزاء خیر دے پروفیسر عادل خان صاحب اور محترم احمد خان صاحب حیدرآبادی کو کہ اس رسالہ کی تیاری میں ان کا بڑا کردار رہا، اور ڈاکٹر محمد ملکانی صاحب کا جتنا شکریہ ادا کیا جائے کم ہے کہ انہوں نے حرف بحرف از اوّل تا آخر دیکھا اور صحیح مشوروں سے نوازا، اسی طرح مولانا مسعود قاسمی صاحب، بھائی وحید شیخ اور پروفیسر آصف صاحب کی دعاء اور توجہ کا اس کتاب کی طباعت میں اہم رول ہے، اللہ رب العزت تمام خدامان الاجماع فاؤنڈیشن کو جزائے خیر عطا فرمائے (آمین یارب العلمین)

(مفتی) محمد اجمل (قاسمی)

الاجماع فاؤنڈیشن (کرلا ویسٹ)

تقریظ

حضرت الاستاذ شیخ مرتضیٰ حسن قاسمی صاحب (کرلا)

نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم! آج دنیاں میں راست گوئی کی جگہ باطل پرستی کی وباء عام ہوگئی، حقائق کا انکار ہی بعض لوگوں کا مزاج بن گیا ہے ، انکار کی دنیاں میں ذرا جھانک کر دیکھیں تو الوہیت کا انکار، رسالت کا انکار، عذاب وثواب کا انکار، آخرت کا انکار، جنت وجہنم کا انکار، علماء امت مفسرین ومحدثین کی تحقیقات کا انکار۔

اب کیا یہ انکاری فرقہ اپنے علماء کی سچائی اور عبارات کا بھی انکار کرنے کے لئے تیار ہے؟

فان کنت لا تدری فتلک مصیبۃ، وان کنت تدری فالمصیبۃ اعظم

اللہ رب العزت جزائے خیر دے مفتی اجمل قاسمی، مولانا مسعود، ڈاکٹر محمد ملکانی، پروفیسر عادل، شیخ وحید، احمد خان حیدر آبادی اور جملہ اراکین الاجماع فانڈیشن کرلا ممبئی کو کہ انہوں نے امت مسلمہ کی اصلاح کے لئے قرآن وحدیث فقہاء ومحدثین اور مفسرین کی تصریحات کی روشنی میں اس بات کو روز روشن کی طرح ثابت کردیا کہ دعا وقرآنی تعویذ کا استعمال رسول اکرم ﷺ، صحابہ اور تابعین کے ہر دور میں رہا ہے، ائمۂ اسلاف کے درمیان یہ مسئلہ (اباحت وکراہت کی حد میں) اجتہادی تھا مگر اس طریقۂ علاج پر کفر کا فتویٰ نہیں دیا تھا۔

افسوس ہے زمانہ حال کے جہال اہل حدیث پر کہ انہیں اپنے گھر کے علماء کبار کی تشریحات کی بھی خبر نہیں یا ان پر اعتماد واعتبار نہیں۔ ہمارے محترم مفتی صاحب اور الاجماع فاؤنڈیشن (کرلا) نے آئینہ دکھایا ہے، یہ لوگ اپنا داغ دار چہرہ دیکھ لیں اور اپنی بگڑی ہوئی تصویر کی اصلاح فرمالیں، اللہ رب العزت سے دعاء ہے کہ اس رسالہ کو نافع بنائے۔ آمین۔

(حضرت الاستاذ شیخ) مرتضیٰ حسن قاسمی (کرلا)

ڈائرکٹر خانقاہ حبیب ودار العلوم صدیقیہ (ممبرا کوسہ)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

آج کل بہت سے دوستوں کو یہ باور کرایا جا رہا ہے کہ تعویذ پہنا شرک ہے اور جو تعویذ لٹکا تا ہے شرک کرتا ہے چنانچہ خود مجھے کچھ لوگ گفتگو کرتے ملے جن میں سے ایک نے کہا تعویذ پہنا شرک ہے، میرے ذہن میں بات آئی کہ اگر صورت حال ایسی ہی ہے جیسے اس نے کہا تو امت کا بڑا طبقہ تو مشرک ٹھہریگا، صرف عوام کا ہی نہیں بلکہ خواص کا بلکہ اخص الخواص کا طبقہ بھی اس شرک کے فتوے سے نہیں بچ سکے گا ان کو مشرک ماننا پڑیگا، نعوذ باللہ من ذالک، اور جب ہمارے بڑے ہی مشرک ٹھہرے تو ہمارا ایمان کیسے سلامت رہا۔

چوں کفر از کعبہ برخیزد

کجا ماند مسلمانی۔!

نوٹ: واضح ہو کہ ہم تعویذ گنڈے کا کام نہیں کرتے اور نہ یہ تحریر اپنی دکان چلانے کے لئے لکھی ہے، بلکہ اس تحریر کا مقصد صرف اتنا ہے کہ امت کی نئی نسل کہیں اسلاف امت سے بیزار نہ ہو جائے اور بدگمان ہو کر نہ بیٹھ جائے، کیونکہ تعویذ تو اسلاف امت بلکہ صحابہ سے ثابت ہے جیسا کہ آپ اس کتاب میں پڑھیں گے،

اس لئے ہم نے مناسب سمجھا کہ مسئلہ کی صحیح صورت اور اہل سنت والجماعت کا نظریہ تعویذ کے بارے میں کیا ہے وہ عوام کے سامنے پیش کر دیا جائے تا کہ حق بات امت کے سامنے آجائے اور غلط بات کی تردید ہو جائے۔

تو بطور تمہید چند باتیں قارئین کی خدمت میں عرض ہیں

ا۔ تعویذ کا تعلق عقیدہ سے نہیں بلکہ یہ ایک طریقۂ علاج ہے جس طرح انگریزی یا یونانی دوا کا استعمال کرنا، اور ہمارا عقیدہ ہے کہ شفاء دینے والی ذات اللہ ہی کی

ہے، ہم تعویذ کو شافی بالذات (حقیقت میں شفاء دینے والا) نہیں سمجھتے بلکہ بطور سبب استعمال کرتے ہیں جس طرح انگریزی یا یونانی دوا کہ اس میں بھی ہم اللہ ہی پر بھروسہ کرتے ہیں،

واذا مرضت فھو یشفین (سوۃ شعراء، پ ۱۹، آیت ۸۰) اور جب میں بیمار ہوتا ہوں تو وہی اللہ شفاء دیتا ہے۔ اور اگر کوئی تعویذ کو ہی شافی بالذات (حقیقت میں شفاء دینے والا) سمجھے تو ہم اس کی پر زور مخالفت کرتے ہیں، چنانچہ حضرت مولانا اشرف علی تھانویؒ فرماتے ہیں: حاصل یہ ہے کہ جھاڑ پھونک دوسرے جائز کاموں کی طرح (ایک جائز کام) ہے، اگر اس میں کوئی مفسدہ شامل ہو جائے یا جواز کی شرط نہ پائی جائے تو ناجائز اور معصیت ہے، (اشرف العملیات ص ۱۸)

۲۔ آج تک کسی نے انگریزی یا یونانی دوا کے استعمال پر دلیل کا مطالبہ نہیں کیا تھا لیکن ادھر کچھ دنوں سے ایک خاص مکتبۂ فکر کی طرف سے علاج کے اس طریقہ پر مسلسل دلیل کا مطالبہ کیا جا رہا ہے پھر اپنے من کی بات پیش کرنے کے لئے حدیث رسول ﷺ کی معنوی تحریف کے مرتکب ہوتے ہیں، اور تعویذ کو علی الاطلاق شرک قرار دیتے ہیں

۳۔ واضح ہو کہ تعویذ کو شرک کہنے والے نام نہاد اہل حدیث حضرات اپنے گھر کی بھی خبر لیں کہ خود انہی کے اکابر علماء اور بانیان جماعت نے تعویذ کو جائز کہا اور مانا ہے، پھر تو ان جہلاء (موجودہ غیر مقلدین) کے صادر کئے ہوئے نادر شاہی فتوے کی رو سے خود بانیان مذہب اہلحدیث پکے مشرک ٹھہریں گے۔ یا للعجب!

خدا جب دین لیتا ہے
تو عقلیں چھین لیتا ہے۔

قارئین کرام: مذہب اسلام ہمیں یہ سبق دیتا ہے کہ قرآن میں شفاء ہے، چنانچہ ارشاد خداوندی ہے: وننزل من القرآن ماھو شفآء ورحمة للمؤمنین (سورۃ بنی اسرائیل پ ۱۵ آیت ۸۲)

ترجمہ: اور ہم نے قرآن میں ایسی سورت/آیت اتاری ہے جو مومنوں کے لئے شفاء اور رحمت ہے۔

کوئی غیر مقلد یہ کہہ سکتا ہے کہ اس آیت میں ہے کہ قرآن صرف کفر وشرک اور جہالت وگمراہی سے شفاء ہے، تو ان کی تسلی کے لئے ہم ائمۂ مفسرین کرام کے حوالے سے تفسیر پیش کرتے ہیں جنہوں نے صراحت کی ہے کہ جس طرح قرآن کفر وشرک، جہالت وگمراہی سے شفاء ہے اسی طرح ظاہری بیماری (بخار، درد وغیرہ) سے بھی شفاء ہے جھاڑ پھونک کر کے اور اللہ کی پناہ میں بشکلِ تعویذ دے کر،

۱۔ چنانچہ مفسرِ جلیل امام قرطبی مالکیؒ (م: ۶۷۱ھ) اس آیت کی تفسیر میں فرماتے ہیں: اختلف العلماء فی کونه شفاء اعلی قولین: احدهما انه شفاء للقلوب ـــــــــــ الثانی: شفاء من الامراض الظاهرة بالرقی والتعوذ ونحوه (الجامع لاحکام القرآن/جلد ۱۰/ص ۳۱۶)

ترجمہ: قرآن کے شفا ہونے میں علماء کرام کے دو قول ہیں: ۱۔ یہ (قرآن) دل کی بیماریوں کے لئے شفاء ہے، ۲۔ ظاہری بیماری (بخار درد وغیرہ) سے شفاء ہے جھاڑ پھونک اور تعویذ کے ذریعہ۔

۲۔ امام بیضاوی شافعیؒ نے بھی اس آیت کی تفسیر میں یہی قول نقل کیا ہے

(بیضاوی جلد ۱/ص ۴۶۴، سورۃ اسراء آیت ۸۲)

اور یہی بات غیر مقلدین کے پیشواء محمد بن علی شوکانی غیر مقلد نے بھی لکھی ہے

(فتح القدیر الجامع بین فی الروایہ جلد ۳ ص ۳۶۲)

۴۔ نیز دیکھئے: (الموسوعہ الفقہیہ جلد ۱۳ ص ۲۷)۔

مندرجہ بالا تفاسیر کا خلاصہ یہ ہے کہ قرآن جس طرح باطنی امراض (کفر و شرک اور جہل و شک) سے شفاء ہے (ایمان لاکر اور عمل کرکے) اسی طرح ظاہری امراض (بخار درد وغیرہ) سے بھی شفاء کا سبب ہے (جھاڑ پھونک اور تعویذ کے ذریعہ)

احادیث سے تعویذ کا ثبوت

۱۔ عن عوف بن مالک الاشجعی رضی اللہ عنہ قال: کنا نرقی فی الجاہلیة، فقلنا: یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) کیف تری فی ذلک؟ فقال: اعرضوا علی رقاکم، لا بأس بالرقی مالم یکن فیہ شرک۔ (صحیح مسلم 2290

ترجمہ: حضرت عوف بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم لوگ زمانہ جاہلیت میں جھاڑ پھونک (تعویذ گنڈے کا کام) کرتے تھے، تو ہم نے سوال کیا اے اللہ کے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) آپ اس بارے میں کیا فرماتے ہیں؟ ارشاد فرمایا مجھے وہ رقیہ (جھاڑ پھونک تعویذ گنڈے) بتاؤ، (جب پیش کیا گیا تو) فرمایا: رقیہ (جھاڑ پھونک تعویذ گنڈے) میں کوئی حرج نہیں جب تک اس میں شرک نہ ہو۔

۲۔ عن عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ ان رسول صلی اللہ علیہ وسلم کان یعلمھم من الفزع کلمات: اعوذ بکلمات اللہ التامة ـــــــ وکان

عبد اللّٰہ بن عمرو یعلمھن من عقل من بنیہ و من لم یعقل کتبہٗ فاعلقہٗ علیہ (سنن ابوداؤد کتاب الطب ، رقم ۳۸۷۵)

ترجمہ: حضور ﷺ گھبرانے (ڈرنے) والوں کو (یہ) کلمات: اعوذ بکلمات اللّٰہ التامۃ۔۔۔ سکھاتے تھے، اور (صحابی رسول ﷺ) عبداللہ بن عمرو بن عاصؓ اپنے سمجھدار (بڑے) بچوں کو (یہ) دعاء سکھا دیا کرتے تھے اور جو بچے سمجھدار نہ (چھوٹے) ہوں ان کو لکھ کر لٹکا دیا کرتے تھے۔

نوٹ: اس حدیث میں ایک راوی محمد بن اسحٰق ہیں جو امام کے پیچھے قرأت کرنے کی روایت کے راوی ہیں، اور غیر مقلدین اس روایت (امام کے پیچھے قرأت) سے استدلال کر کے محمد بن اسحٰق کو عملاً صحیح الحدیث مانتے ہیں ضعیف نہیں۔

نظر بد سے بچنے کا طریقہ

حضرت عثمان بن عفانؓ کا ایک واقعہ

۳۔ حضرت عثمانؓ نے ایک خوبصورت بچے کو دیکھا تو فرمایا: اس کی ٹھوڑی میں سیاہ داغ لگا دو تا کہ اس کو نظر نہ لگ جائے (زاد المعاد ج ۳ ص ۴۰۲)

۴۔ عن علی رضی اللہ عنہ قال: قال رسول اللّٰہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: خیر الدواء القرآن (ابن ماجہ ج ۱ ص ۲۵۰)

ترجمہ: حضرت علیؓ سے روایت ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا: بہترین دوا قرآن ہے۔

۵۔ عن عبد اللّٰہ رضی اللہ عنہ قال: قال رسول اللّٰہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: علیکم بالشفائین العسل والقرآن (ابن ماجہ ج ۱ ص ۲۴۶)

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا تم لوگ دو شفاؤں کو لازم پکڑو، ۱: شہد، ۲: قرآن۔

عن عائشة رضی اللہ عنہا قالت: لیست بتمیمة ما علق بعد ان یقع البلاء (بیہقی ج ۹ ص ۳۵۰)

ترجمہ: حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ مصیبت آنے کے بعد جو لٹکایا جائے وہ تمیمہ نہیں ہے (بلکہ تعویذ ہے اور ممنوع تو تمیمہ ہے)

۷۔ عن ابن عباس رضی اللہ عنہ قال: اذا عسر علی المرء ة ولدها فیکتب ھاتین الآیتین و الکلمات فی صحفة ثم تغسل فتشفی: بسم اللہ الذی لا الہ الا ھو الحلیم الکریم۔۔۔۔۔۔۔

(مصنف ابن ابی شیبہ ج ۷ ص ۳۸۵ رقم ۲۳۹۷۴)

ترجمہ: حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ جب عورت پر ولادت کی دشواری ہو تو یہ دو آیتیں اور کلمات ایک برتن پر لکھا جائے پھر اس کو دھل کر (پلا کر) شفاء حاصل کی جائے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

نوٹ: اس حدیث کے راوی محمد بن عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ کو حافظ ذہبیؒ نے حسن الحدیث کہا ہے۔ (تذکرۃ الحفاظ ج ۱ ص ۱۷۱)

خلاصہ: ان احادیث کا یہ ہے کہ قرآن بہترین دوا ہے، قرآن میں شفاء ہے اور جھاڑ پھونک تعویذ گنڈے میں کوئی حرج (رکاوٹ) نہیں ہے جب تک کہ اس میں شرک نہ ہو۔ جیسا کہ غیر مقلدین کے امام شیخ عبدالرحمن صاحب مبارک پوری اپنی مشہور کتاب "تحفۃ الاحوذی" میں فرماتے ہیں: وفیہ دلیل علی جواز الرقیة من غیر القرآن والسنة، بشرط ان تکون خالیة عن کلمات شرکیة۔ (تحفۃ الاحوذی ج ۵ ص ۱۶۹، باب ہل یسہم للعبد)۔

ترجمہ: اور اس میں جھاڑ، پھونک، دعاء، تعویذ کے جواز (ثبوت) پر قرآن وحدیث کے

علاوہ سے بھی دلیل موجود ہے، بس شرط یہ ہے کہ اس میں شرکیہ باتیں نہ ہوں۔

تعویذ کا ثبوت تابعینؒ کے فتاویٰ سے

۱۔ حضرت سعید بن مسیبؒ (۹۴ھ)

وعند ابن المسیب یجوز تعلیق العوذۃ من کتاب اللّٰہ تعالیٰ (تفسیر آلوسی ج ۱۱/ص ۶۲، سورۃ اسراء آیت ۸۲، نیز دیکھئے: مصنف عبد الرزاق ج ۱/ص ۳۴۶، رقم ۱۳۴۸، باب العلائق)

ترجمہ: حضرت ابن مسیبؒ کے نزدیک تعویذ لٹکانا (پہنا) جائز ہے۔

(تو کیا خیر القرون کے ان مجتہد پر آپ شرک کا فتویٰ لگائیں گے؟)

۲۔ حضرت سعید بن جبیرؒ (۹۵ھ)

عن الفضل عن سعید بن جبیر انہ کان یکتب التعویذ لھم (تفسیر الجامع لابن وہب ج ۳/ص ۳۸، رقم ۶۵، نیز دیکھئے: کتاب العیال ۲/ص ۸۶۸، رقم ۶۶۳، مصنف ابن ابی شیبہ ج ۱۲/ص ۶۰، رقم ۲۳۹۷۷)

ترجمہ: حضرت سعید بن جبیرؒ لوگوں کو تعویذ لکھ کر دیا کرتے تھے۔

(نعوذ باللہ کیا یہ شرک کرتے تھے؟)

۳۔ حضرت امام شعبیؒ (۱۰۰ھ)

عن الشعبی قال: لا بأس بالتعویذ من القرآن یعلق علی الانسان (الجزء الثانی من حدیث یحییٰ بن معین ص ۶۱۵/۶۱۶، رقم ۱۵۹)

ترجمہ: حضرت شعبیؒ اس بات میں کوئی حرج نہیں سمجھتے تھے کہ انسان قرآنی تعویذ پہنے۔

(تو ان پر شرک کا فتویٰ کیوں نہیں؟ جبکہ آں جناب کے نزدیک یہ صریح کفر و شرک ہے)

حضرت ضحاکؒ (۱۰۰ھ)

عن الضحاک انه لم یکن یری بأساان یعلق الرجل الشئی من کتاب اللہ اذاوضعه عندالغسل وعندالغائط

(مصنف ابن ابی شیبہ ج ۱۲ر ص ۷۵، رقم ۲۴۰۱۸)

ترجمہ: حضرت ضحاکؒ اس بارے میں کوئی حرج نہیں سمجھتے کہ انسان اللہ کی کتاب سے کچھ تعویذ پہنے بشرطیکہ غسل کے وقت اور بیت الخلاء کے وقت اتار دے۔

(شرک کا فتویٰ نہیں دیتے تھے)

۵۔ حضرت مجاہدؒ (۱۰۴ھ)

عن ثویر قال: کان مجاهد یکتب للناس التعویذ فیعلقه علیهم

(مصنف ابن ابی شیبہ ج ۱۲ر ص ۷۴، رقم: ۲۴۰۱۱، نیز دیکھئے: مصنف ابن ابی شیبہ ج ۱۲ر ص ۶۰، رقم ۲۳۹۷۶)

حضرت مجاہدؒ لوگوں کو تعویذ لکھ کر دیتے تھے تاکہ لٹکائے (پہنے)۔

(کیا یہ شرک نہیں؟ بقول آں جناب کے تو ایک فتویٰ ان پر بھی)

۶۔ حضرت محمد باقرؒ (۱۱۴ھ)

یونس بن خباب قال استشرت ابا جعفر محمد بن علی: فی تعلیق العاذة، قال: نعم، اذا کان من کتاب اللہ عزّوجلّ او عن کلام عن نبی اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم، وامرنی ان استشفی به ما استطعت۔

(کتاب العیال ج ۲ر ص ۸۶۳/ ۸۶۲، رقم: ۶۵۸/ ۶۵۷)(مصنف ابن ابی شیبہ ج ۱۲ر ص ۷۵، رقم ۲۴۰۱۷)

ترجمہ: یونس بن خباب کہتے ہیں: میں نے ابوجعفر محمد بن علی سے تعویذ لٹکانے (پہنے) کے

بارے میں پوچھا تو فرمایا: ہاں، جبکہ اللہ رب العزت کی کتاب یا اللہ کے نبی ﷺ کے کلام سے ہو، اور مجھے حکم دیا کہ جہاں تک ہوسکے میں اس سے شفاء حاصل کروں۔

(اگر قرآنی تعویذ سے شفاء حاصل کرنا شرک ہے تو حضور ﷺ کے خاندان کا چشم و چراغ بھی غیر مقلدین کے فتوے سے نہیں بچ سکے گا، نعوذ باللہ من ذالک)

۷۔ حضرت عمرو بن دینارؒ (۱۲۰ھ)

عن نافع ابن عمر الجمحی قال: سئل عمروبن دینار عن کتاب یکتب: اللھم ان الارض لک وان السماء لک وان ما بینھما لک --------- فلم یربه بأسا، یکتب کتابا ویوضع کتابا تحت رأسه (کتاب العیال ج ۲/ص ۸۶۹، رقم ۶۶۵)

ترجمہ: نافع بن عمر کہتے ہیں کہ حضرت عمرو بن دینار سے ایک تعویذ کے بارے میں پوچھا گیا جس میں لکھا تھا: اللھم ان الارض لک ----------- تو انہوں نے اس میں کوئی حرج محسوس نہیں کیا کہ تعویذ لکھے اور اسکو سر کے نیچے ڈال لے۔ (شرک کا فتویٰ نہیں دیا)

قارئین: یہ تھی تابعینؒ کی تحقیق کہ تعویذ شرک نہیں اور دوسری طرف آج کے نام نہاد اہل حدیث (غیر مقلدین) ہیں جو سڑکوں پر کھڑے ہو کر تعویذ کو شرک کہتے ہیں، جبکہ ان کے مشہور رسالہ: [السنہ] میں ص ۱۵ پر ایک عنوان ہے ”فہم سلف اور اہل حدیث“ (بقلم: ابوالحسن محمدی) (غیر مقلد) ہم اس کے اقتباسات آپ کے سامنے پیش کرتے ہیں، غیر مقلد موصوف لکھتے ہیں کہ: اہل حدیث کی خصوصیات میں سے خصوصی شرف و امتیاز یہ ہے کہ وہ سلف صالحین کے منہج و فہم کے علم بردار ہیں، وہ اپنی عقل و دانش کی بنیاد پر قرآن و حدیث کو نہیں سمجھتے، بلکہ سلف صحابہ کرام اور ائمہ دین و محدثین کے فہم پر اکتفاء کرتے ہوئے قرآن و حدیث کے مفاہیم و معانی اور مطالب معین کرتے ہیں۔ (موصوف کی بات پوری ہوئی)

اب ہمارا سوال ہے کہ ابھی جن علماء کرام اسلاف امت اور صالحین عظام کی تحقیقات پیش کی گئی ان کے منہج وفہم کے علم بردار آپ کہاں ہوئے؟؟؟؟

آپ نے خود اپنی عقل و دانش کو معتبر جانا اور سلف صالحین ائمہ دین اور محدثین کے فہم کو ٹھکرا دیا، کہیں ایسا تو نہیں کہ ہاتھی کے دانت کھانے کے اور ہیں دکھانے کے اور؟، یہی طریقہء کار حضرت شعیبؑ کی قوم کا تھا کہ لینے کے بانٹ اور دینے کے بانٹ اور، ہماری شریعت نے اس طریقہ کو نفاق سے تعبیر کیا ہے۔

اسی رسالہ میں آگے ص ۱۵ پر لکھتے ہیں: جو شخص یا گروہ شرعی نصوص کو صحابہ و تابعین اور ائمہ دین کے فہم و اجتہاد کے مطابق نہیں سمجھتا وہ پکا گمراہ ہے، سلف صالحین کی پیروی درحقیقت رشد و ہدایت اور حق و صداقت تک پہنچنے کا راستہ ہے، یہی وہ بنیاد ہے جو امت کو انتشار و افتراق سے بچا سکتی ہے اور معاشرے کو صحیح اسلامی عقائد پر استوار کرسکتی ہے۔ (موصوف کی بات پوری ہوئی)

قارئین: ابوالحسن محمدی (غیر مقلد) کی مذکورہ بالا تحریر سے واضح ہوا کہ (۱) غیر مقلدین شرعی نصوص کو سمجھنے میں صحابہ و تابعین اور ائمۂ دین کے مخالف ہیں (۲) غیر مقلدین گمراہ ہیں (۳) حق و صداقت سے دور ہیں (۴) امت کو انتشار و افتراق (تقسیم و بٹوارہ) کے راستے پر ڈالنا چاہتے ہیں (۵) یہ لوگ صحیح اسلامی عقائد پر قائم نہیں۔

دوستوں: ہم نے انہیں صرف آئنہ دکھایا ہے، برا ماننے کی قطعاً ضرورت نہیں،

نیز: اسی رسالہ کے ص ۱۶ / پر قاضی شریک کا قول نقل کرتے ہیں: ہم نے تو اپنا یہ دین تابعین سے لیا ہے انہوں نے رسول اللہ ﷺ کے صحابہ کرام سے لیا اور صحابہ کرام نے کس سے لیا (یہ پوچھنے کی ضرورت نہیں)۔ (موصوف کی بات پوری ہوئی)

قارئین: تابعین کا دین و مذہب تو یہ ہے کہ تعویذ پہننا شرک نہیں مگر غیر مقلدین کا مذہب اس کے خلاف ہے، پتہ چلا کہ تابعین سے دین لینے کی بات آنکھ میں دھول جھونکنے

کے مترادف ہے، یا پھر یہ بات صرف کتاب اور اسٹیج کی زینت ہے، حقیقت سے اسکا کوئی تعلق نہیں، اسی کو اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں بیان فرمایا: اے لوگوں ایسی بات کیوں کہتے ہو جو کرتے نہیں۔ یعنی قول وعمل میں ٹکراؤ کہ کہے کچھ اور کرے کچھ یہ تو منافقین کا طریقہ ہے اہل توحید کا نہیں۔ اللہ ہمیں منافقت سے بچائے (آمین)

اسی رسالہ کے ص ۱۶ پر امام اندلس محمد بن وضّاح کا قول نقل کرتے ہیں، ترجمہ: تم پر معروف ائمۂ ہدایت کی پیروی لازم ہے۔ (البدع والنھی عنھا، ص ۸۹) (موصوف کی بات پوری ہوئی)

اب ہمارا سوال ہے، کہ ان معروف ائمہ کی پیروی آپ کیوں نہیں کرتے؟ آخر یہ بے اعتمادی کیوں؟ کہیں ایسا تو نہیں کہ اپنے فہم کو معروف ائمہ کے فہم سے افضل سمجھتے ہیں؟ یا پھر ان کی توحید سے آپ مطمئن نہیں؟ صرف آپ ہی توحید کے علم بردار ہیں؟

تعویذ کا ثبوت علماء سلف سے

بخار کے لئے تعویذ (امام احمد بن حنبلؒ)

۱۔ امام مروزیؒ فرماتے ہیں کہ ابو عبداللہ (امام احمد بن حنبلؒ) کو اطلاع ہوئی کہ مجھے بخار ہے تو انہوں نے بخار کا تعویذ دیا جس میں لکھا تھا: بسم اللّٰہ و باللہ محمد رسول اللّٰہ قلنا یا نارکونی بردو سلاما علی ابراھیم۔۔۔۔۔۔۔۔۔ اشف صاحب ھذالکتاب بحولک و قوتک و جبروتک الہ الخلق (آمین) (زاد المعاد ج ۳/ص ۵۷۲) (الطب النبوی ص ۲۷۶)

امام اہلسنت امام احمد بن حنبلؒ سے تعویذات کے متعلق دریافت کیا گیا تو انہوں نے فرمایا: میرا خیال ہے کہ ان میں کچھ حرج نہیں (زاد المعاد ج ۱/ص ۳۵۸)

ولادت میں تکلیف ہو تو اس کے لئے تعویذ

عبداللہ بن احمد فرماتے ہیں: کہ میں نے اپنے والد (امام احمد بن حنبل) کو

دیکھا کہ انہوں نے ایک عورت کے لئے تعویذ لکھا جسے ولادت کی تکلیف ہو رہی تھی، یہ تعویذ ایک سفید پیالہ پر لکھا جاتا یا کسی پاک چیز پر یہ تعویذ حضرت ابن عباسؓ کی حدیث ذیل کی صورت میں تھا: لا اله الاالله الحليم الكريم سبحان الله رب العرش العظيم ---------- بلاغ فهل يهلك الا القوم الفاسقون

(زادالمعادج ۱رص ۳۵۸)(الطب النبوی ص ۲۷۷)

نکسیر (ناک سے خون آنا) کے لئے تعویذ

۲۔ شیخ الاسلام ابن تیمیہؒ اس شخص کی پیشانی پر لکھتے جسکو نکسیر آئی ہو: وقيل يا ارض ابلعي مائك ---------- (الطب النبوی ص ۲۷۸)

علامہ ابن قیمؒ اپنے شیخ کے متعلق فرماتے ہیں: کہ میں نے ان سے سنا، کہہ رہے تھے: میں نے بہت سے لوگوں کو یہ تعویذ دی اور وہ ٹھیک ہو گئے (الطب النبوی ص ۲۷۸، نیز دیکھئے: "مجموعہ فتاویٰ ابن تیمیہ")

علامہ ابن قیمؒ ۷۵۱ھ

۳۔ شیخ الاسلام ابن تیمیہؒ کے عظیم شاگرد علامہ ابن قیمؒ ۷۵۱ھ تعویذ کے متعلق فرماتے ہیں: ورخص جماعة من السلف فی کتابة بعض القرآن ترجمہ: کہ تعویذ اگر قرآن سے بنایا گیا ہو تو سلف کی ایک جماعت نے (اسلاف نے) اس کی اجازت دی ہے یعنی اس کو جائز کہا ہے۔ (زادالمعادج ۱رص ۳۵۸)

نوٹ: علامہ ابن قیمؒ کے متعلق محمد بن عبد الوہاب نجدیؒ نے قاضی برھان الدین کا بیان نقل کیا ہے وہ فرماتے ہیں: اس آسمان (دنیا) کے نیچے کوئی بھی ان سے زیادہ وسیع العلم نہ تھا (مختصر زادالمعاد ص ۱۵)

علامہ دمیری شافعیؒ م ۱۳۴۱ھ

۴۔ علامہ دمیری شافعیؒ م ۱۳۴۱ھ نے حیات الحیوان ج ۲ ص ۲۸۸ پر نقشے والا

تعویذ نقل کیا ہے وہ ہم آپ کے سامنے پیش کرتے ہیں۔

۱۱۱۸۱۱۷ل ط ط۱۷۱۱۲دہ۱۲۱اب دک

حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلویؒ بھی قرآنی تعویذ لکھ کر دینے میں کوئی حرج نہیں سمجھتے، بلکہ جائز سمجھتے تھے، ملاحظہ ہو!

(تعویذ برائے دردزہ)

اور جس عورت کو لڑکا پیدا ہونے کا درد تکلیف دے تو پرچہ میں یہ آیت لکھے: "والقت ما فیھا و تخلت ---------- اھیا اشر اھیا" اور اس پرچہ کو پاک کپڑے میں لپیٹے۔ (شفاء العلیل ص ۱۶۳، ۱۶۴)

نوٹ: واضح ہو کہ حضرت شاہ صاحب کی شخصیت خود علماء غیر مقلدین کے نزدیک بھی معتبر و مسلم ہے، چنانچہ (۱) شیخ ثناء اللہ امرتسری صاحب (غیر مقلد) لکھتے ہیں: جو شیخ شاہ ولی اللہؒ کو برا بھلا کہے وہ فاسق ہے۔ (ملخص فتاویٰ ثنائیہ ج ۲/ص ۶۸)

(۲) اسی طرح اسحاق بھٹی صاحب (غیر مقلد) نے بھی حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلویؒ کا ذکر خیر کیا ہے۔ (برصغیر کے اہل حدیث خدام قرآن ص ۶۶۹) نیز (۳) میر ابراہیم سیالکوٹی صاحب (غیر مقلد) نے شاہ ولی اللہؒ کا ذکر خیر ان الفاظ سے کیا ہے "امام الہند حکیم الامت بقیۃ السلف حجۃ الخلف" (تاریخ اہل حدیث ص ۴۱۱) (۴) اسی طرح مشہور غیر مقلد عالم "ارشاد الحق اثری" صاحب نے بھی حضرت شاہ صاحبؒ کا ذکر خیر کیا ہے، دیکھئے: پاک و ہند میں علماء اہل حدیث کی خدمات حدیث ص ۶۹۔

قارئین: ابھی آپ نے علماء سلف سے تعویذ ملاحظہ کیا، جیسے حضرت ابن عباسؓ، حضرت امام احمد بن حنبلؒ، شیخ الاسلام ابن تیمیہؒ، علامہ ابن قیمؒ۔

اور صحابی رسول ﷺ حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص ؓ سے تو تعویذ لٹکانے کی حدیث مختلف کتب احادیث میں موجود ہے۔اب دیکھنا یہ ہے کہ ایک طرف صحابہ کرام سلف صالحین عظام ہیں جو تعویذ کو ثابت جائز اور درست مانتے ہیں بلکہ لکھ کر بھی دیتے ہیں ،اور دوسری طرف نام نہاد سلفی ہیں جو اسلاف کو چھوڑ کر رات دن تعویذ شرک ہے تعویذ شرک ہے کے نعرے لگاتے رہتے ہیں

تعویذ کا ثبوت علماء عرب سے

۱۔ محمد بن عبد الوھاب نجدیؒ فرماتے ہیں : اذا کان المعلق من القرآن فرخص فیه بعض السلف (المؤلفات ج ا رص ۲۹، نیز دیکھئے : المؤلفات ج ا رص ۷۹، کتاب التوحید ص ۳۸،ھدایۃ المستفید ج ا رص ۳۹۲)

ترجمہ: اگر تعویذ جو کہ لٹکایا گیا ہے قرآنی ہو تو اس کی بعض سلف نے اجازت دی ہے۔

۲۔ شیخ عبد العزیز بن عبد اللہ بن بازؒ ایک روایت :''من تعلق تمیمة فقد اشرک'' (ترجمہ: جس نے تمیمہ لٹکایا اس نے شرک کیا) نقل کرنے کے بعد فرماتے ہیں : اگر تعویذ کا تعلق قرآن مجید یا معروف اور پاکیزہ دعاؤں سے ہو تو اس میں علماء کا اختلاف ہے بعض نے اسے جائز قرار دیا ہے، سلف کی ایک جماعت سے بھی اسی طرح مروی ہے۔

(فتاویٰ بن باز ص ۱۷۲)

نوٹ : شیخ بن بازؒ وہی عالم ہیں جن کا حوالہ غیر مقلدین بہت ساری جگہوں پر دیتے ہیں

۳۔ شیخ ابن عثیمینؒ فرماتے ہیں جہاں تک آیات واذکار کے لکھ کر لٹکانے کا حکم ہے تو اس کے بارے میں اہل علم میں اختلاف ہے بعض نے اس کی اجازت دی ہے۔

(فتاویٰ ابن عثیمین ص ٦٧)

تعویذ اور علماء غیر مقلدین

اب ہم عوام کے سامنے بانیان مذہب اہلحدیث (غیر مقلدین) واکابر علماء کے حوالے پیش کرتے ہیں جنہوں نے تعویذ کو جائز کہا ہے، تاکہ آج فیصلہ ہو جائے کہ علماء اہلحدیث (نام نہاد موحد ہیں یا مشرک؟ سچے ہیں یا جھوٹے؟ کیا یہ علمائے غیر مقلدین شرک کی تعلیم دے رہے ہیں؟ کیا انہوں نے اپنی جماعت کی بنیاد شرک پر ڈالی؟ یا آج کے جہلاء غیر مقلدین جھوٹے اور خائن ہیں؟؟؟؟ فتاویٰ ملاحظہ ہوں۔

۱۔ امام غرباء اہلحدیث ابو محمد عبد الستار صاحب (غیر مقلد) فرماتے ہیں: قرآنی آیات کو بھی اسی طرح استعمال کرنا چاہئے جس طرح سلف سے منقول ہو

(فتاویٰ ستاریہ ج ۱ ص ۷۸)

۲۔ شیخ ثناء اللہ امرتسری صاحب (غیر مقلد) لکھتے ہیں: مسئلہ تعویذ میں اختلاف ہے، راجح (زیادہ درست بات) یہ ہے کہ آیات یا کلمات صحیحہ دعائیہ جو ثابت ہوں ان کا تعویذ بنانا جائز ہے۔ (فتاویٰ ثنائیہ ج ۱ ص ۳۳۹)

۳۔ ابو سعید شرف الدین صاحب (غیر مقلد) لکھتے ہیں: (حضرت) عبداللہ بن عمرو بن عاص اپنے بچوں کے گلے میں دعاء ماثورہ لکھ کر لٹکا دیا کرتے تھے۔۔۔۔ اس وقت کتاب پاس نہیں ورنہ محدث ابن قیمؒ کی کتاب ''زاد المعاد'' سے بھی نقل کرتا اس میں بھی کچھ لکھا ہے (فتاویٰ ثنائیہ ج ۱ ص ۳۳۹) نیز دیکھئے: فتاویٰ ثنائیہ ج ۲ ص ۶۸)

۴۔ شیخ الکل فی الکل میاں نذیر حسین صاحب دہلوی (غیر مقلد) ایک سوال کے جواب میں لکھتے ہیں: تعویذ لکھ کر گلے میں ڈالنا جائز ہے کوئی حرج نہیں (فتاویٰ نذیریہ ج ۲ ص ۵۶۵)

نوٹ: یہ سوال وجواب فارسی زبان میں ہے اور اس کا اردو ترجمہ حاشیہ میں ہے، ہم نے وہیں سے نقل کیا ہے

۵۔ حافظ عبداللہ روپڑی صاحب (غیر مقلد) اس سوال کے جواب میں کہ غیر مسلم کو ایسا تعویذ دینا جائز ہے جس میں قرآن مجید کے الفاظ بسم اللہ وغیرہ ہو؟۔۔۔۔۔(جائز ہے مگر) کافر کا ہاتھ قرآن مجید کو نہیں لگنا چاہئے (اس لئے میں تعویذ میں) آیت کی بجائے اس کا ترجمہ لکھ کر دیتا ہوں۔ (ملخص فتاویٰ اہلحدیث ج ا ص ۲۰۱)

۶۔ اس فرقہ کے مایہ ناز عالم نواب صدیق حسن خان بھوپالی نے اس مسئلہ پر مکمل ایک کتاب لکھی ہے جس کا نام ہے کتاب التعویذات جو کہ مکمل ۲۵۴ صفحات پر مشتمل ہے ہم اس میں سے چند اقتباسات آپ کے سامنے نقل کرتے ہیں:

(الف) برائے قاصراززن (جو عورت سے جماع کرنے کی طاقت نہ رکھتا ہو)

حکمائے ہند نے کہا: جب کتا کتی سے منعقد ہو جائے تو فوراً اسکی دم جڑ سے کاٹ کر ۴۰ دن تک زمین میں گاڑ دے، پھر اس کو نکالے، وہ ایک ہڈی کی طرح پر ہوگی، اس کو ایک تاگے میں باندھ کر کمر سے لگانے سے انزال نہ ہوگا اور نہ تھکے گا اور نہ تعب پائیگا اگرچہ مغرب سے صبح تک مشغول رہے (کتاب التعویذات ص ۱۰۸)

قارئین: ذرا غور فرمائیں: اب غیر مقلدوں کو حکیم کے پاس جانے کی ضرورت نہیں، بس ایک کتا کتی پکڑ لائیں، انہیں جفتی کروائیں، پھر اسی درمیان میں بیچارے کتے کی دم کاٹ لیں اور زمین میں کھود کر انہیں دفن کریں۔۔۔شفاء ہو جائے تو پھر عشاء بھی غائب اور فجر بھی غائب، مندرجہ بالا اعمال قرآن کہ کس آیت یا حدیث کی کس روایت سے ثابت ہے؟؟؟

شرم تم کو مگر نہیں آتی!

نیز دیکھئے مختلف تعویذات و نقوش (ب) برائے قوت جماع ص ۲۲۶، (ج) برائے فرزند نرینہ ص ۱۶۳ (یعنی جسکو صرف لڑکا چاہئے، لڑکی نہیں اس کے لئے یہ تعویذ ہے) (د) برائے محبت و مودت ص ۲۱۱ (کسی کو اپنی طرف مائل کرنے کے لئے (س) برائے رویت

حبیب زندہ یا مردہ (اس میں نقشہ والا تعویذ ہے)

یہاں بھی نقشہ والا تعویذ ہے، دیکھیے اصل کتاب۔

(ص) برائے تسہیل ولادت (اس میں نقشہ والا تعویذ ہے)

ا	ل	م	ص
ل	م	ص	ا
م	ص	ا	ل
ص	ا	ل	م

نوٹ: واضح ہو کہ نواب صدیق حسن خان صاحب غیر مقلدین کے مقتدا اور پیشوا ہیں، چنانچہ شیخ ثناء اللہ امرتسری صاحب (غیر مقلد) لکھتے ہیں: جو شخص نواب صاحب کو برا بھلا کہے وہ فاسق ہے۔ (ملخص: فتاویٰ ثنائیہ ج ۲، ص ۶۸)

اسی طرح اسحٰق بھٹی صاحب (غیر مقلد) نے بھی نواب صاحب کو برصغیر کے علماء اہلحدیث میں شمار کیا ہے، چنانچہ لکھتے ہیں: برصغیر میں قرآن کے بڑے مفسر تھے (برصغیر کے اہلحدیث خدام قرآن ص ۱۹۷)

نیز ارشاد الحق اثری صاحب (غیر مقلد) نے بھی نواب صاحب کو علماء اہلحدیث میں شمار کرتے ہوئے عمدہ القاب سے یاد کیا ہے۔ دیکھئے: (پاک و ہند میں علماء اہلحدیث کی خدمات حدیث ص ۶۹)

اعتراض

بعض لوگ اس پر یہ اعتراض کرتے ہیں کہ تعویذ پہن کر بیت الخلاء جانے میں قرآن کی توہین ہے، تو ہم اس کے جواب میں دنیائے غیر مقلدیت کے ماضی قریب کے مشہور

ومعروف محدث شیخ ناصر الدین البانی (غیر مقلد) کا ایک فتویٰ نقل کرتے ہیں۔ لکھتے ہیں ''جو شخص باتھ روم میں داخل ہو اور اسکی جیب میں قرآن ہو تو وہ گنہگار نہیں ہوگا'' فتاویٰ البانیہ ص ۲۶۹

البانی صاحب کی شخصیت کیا ہے اس کے لئے فضیلۃ الشیخ محدث و محقق ابو اسحٰق حوینی اثری صاحب (غیر مقلد) کا ایک قول نقل کرتے ہیں، وہ لکھتے ہیں: ''ہم سب کے استاذ حافظ وقت اور نادرۂ روزگار شیخ محمد ناصر الدین البانی کے بارے میں اگر میں حجر اسود اور مقام ابراہیم کے درمیان قسم کھاؤں کہ میں نے ان جیسا انسان نہیں دیکھا اور نہ انہوں نے اپنے جیسا انسان دیکھا تو مجھے امید ہے کہ میں حانث نہ ہونگا (صفۃ صلاۃ النبی ص ۴۳/۴۴)

جناب یہاں تو پورے قرآن ہی باتھ روم میں لیکر جانا جائز ہے، پھر بھی اس پر کوئی اعتراض نہیں، نہ کبھی اس کے خلاف آپ نے ایک ویڈیو بنائی، نہ کوئی پرچہ نہ ہی کوئی رسالہ لکھا۔ یہ کیسا انصاف ہے؟؟؟

ایک شبہ کا ازالہ

''من تعلق تمیمة فقد اشرک'' (مسند احمد)

ترجمہ: جس نے تمیمہ لٹکایا اس نے شرک کیا۔

غیر مقلدین ان جیسی روایتوں کو پیش کر کے عوام الناس کو بہکاتے ہوئے یہ پیغام دیتے ہیں کہ دیکھو: حدیث میں ہے تعویذ پہنا شرک۔

قارئین کرام اس حدیث کا کیا مطلب ہے اس سلسلہ میں ایک سلفی عالم علامہ بن بازؒ کی تحقیق آپ کے سامنے پیش کرتے ہیں تاکہ بات کھل کر سامنے آجائے کہ آج کے نام نہاد سلفی کس طرح اسلاف کو چھوڑ کر قرآن حدیث کے نام پر گمراہی پھیلاتے ہیں۔

علامہ بن بازؒ اس حدیث کو نقل کرنے کے بعد فرماتے ہیں اگر تعویذ کا تعلق

قرآن مجید یا معروف اور پاکیزہ دعاؤں سے ہو تو اس میں علماء کا اختلاف ہے، بعض نے اسے جائز قرار دیا ہے، سلف کی ایک جماعت سے اسی طرح مروی ہے، اور اسے انہوں نے مریض پر پڑھکر دم کرنے کی طرح قرار دیا ہے۔ (فتویٰ بن باز ص ۱۷۲)

نیز ان لوگوں اپنے ناقص فہم سے تمیمہ کو ہی تعویذ سمجھ لیا اور پھر شرک کا فتویٰ صادر کر دیا، تو دراصل یہ ان کے فہم کا قصور ہے، جیسا کہ ماہر لغت (ڈکشنری) امام قعنبیؒ فرماتے ہیں "اور بعض لوگوں کو یہ وہم ہو گیا ہے کہ تعویذات اور تمائم ایک ہیں جبکہ بات ایسی نہیں، تمیمہ تو گھونگے، منکے (سنگ ریزے) کو کہتے ہیں، رہے تعویذات تو ان میں کچھ حرج نہیں جبکہ ان میں قرآن یا اللہ تعالیٰ کے نام ہوں۔ امام ازہری (بھی) فرماتے ہیں: "کہ جو تمائم کو دھاگہ (تعویذ) مانے وہ انصاف سے کام لینے والا نہیں" (المغرب فی ترتیب المعرب ص ۱۰۷) نیز دیکھئے: لسان العرب جلد ۱۲ ص ۶۷، مختار الصحاح ص ۱۲۲، تہذیب اللغۃ ج ۱۲ ص ۲۶۰، فتح الباری ج ۱۰ ص ۱۹۶، مرقاۃ المفاتیح ج ۱۳ ص ۷ ۱۳، بیہقی ج ۹ ص ۳۵۰، علامہ شوکانی (غیر مقلد) کی کتاب نیل الاوطار ج ۸ ص ۲۴۳، شمش الحق عظیم آبادی (غیر مقلد) کی کتاب عون المعبود ج ۱۰ ص ۲۶۳، الموسوعۃ الفقھیہ ج ۱۳ ص ۲۲۔

قول فیصل

غیر مقلدین کے ذہبئ زماں شیخ حافظ زبیر علی زئی (غیر مقلد) فرماتے ہیں: ایسے تعویذات جو آیات قرآنیہ اور مسنون دعاؤں پر مشتمل ہوں انہیں تمیمہ کہنا قرآن وسنت کی ہتک (بے حرمتی، بے عزتی) ہے، اس پاکیزہ کلام کو یہ برا نام دینا ناروا غلو ہے۔ (سنن ابوداؤد (اردو) ص ۴۷ کتاب الطب)

قارئین کرام: تو غیر مقلد کے گھر سے بھی اس بات کا ثبوت مل گیا کہ تعویذ اور تمیمہ الگ الگ ہیں، ایک نہیں۔ اور اگر کوئی دونوں کو ایک کہنے پر اصرار کرتا ہے تو وہ قرآن کی بے عزتی اور بے حرمتی کرتا ہے، نیز وہ شخص اسلاف کے منہج سے ہٹا ہوا ہے، پھر کیسا سلفی ؟؟؟

اخیر میں ہم مختصراً ان اسلاف کے نام پیش کرتے ہیں جنہوں نے تعویذ کو جائز مانا ہے، (۱) حافظ ابن حبانؒ (صحیح ابن حبان) (۲) حافظ بیہقیؒ (سنن کبریٰ) (۳) حافظ ابن حجر عسقلانیؒ (فتح الباری) (۴) حافظ ابن بطالؒ (شرح صحیح بخاری) (۵) علامہ عینیؒ (عمدۃ القاری) (۶) امام خطابیؒ (معالم السنن) (۷) علامہ ابن تیمیہؒ (مجموعہ فتاویٰ ابن تیمیہ) وغیرہ۔

اخیر میں ہم دعا گو ہیں کہ اللہ رب العزت اس رسالہ کو عوام الناس کے لئے نافع بنائے، امت مسلمہ کو ہدایت سے سرفراز کرے، اور قرآن وحدیث کے نام پر گمراہی پھیلانے والوں کو عقل سلیم عطا فرمائے، نیز ہمیں منہج سلف پر قائم رہتے ہوئے کتاب وسنت کی پیروی کرنے کی بھرپور توفیق نصیب فرمائے۔

مفتی محمد اجمل قاسمی

الاجماع فاؤنڈیشن، پائپ روڈ، کرلا (ویسٹ)، ممبئی۔

۶/جنوری ۲۰۱۵

الاجماع فاؤنڈیشن ایک نظر میں

الحاج قاری محمد صادق صاحب بانی ومہتمم: جامعہ معراج العلوم چیتاکیمپ، ممبئ

آج کے اس پرآشوب دور میں جہاں ہر طرف فتنوں کا دور دوراں ہے، انہیں میں سے ایک بڑا فتنہ ائمہ اسلاف سے بدگمانی اور ترک تقلید کا ہے، جسے ہم غیر مقلدیت کے نام سے جانتے ہیں، اس فتنے کی سرکوبی کے لیے امت کے چند بلند ہمت نوجوانوں نے ایک ادارہ کی بنیاد ڈالی، جسے ہم "الاجماع فاؤنڈیشن" کے نام سے جانتے ہیں، علماء حق علماء دیوبند کی سرپرستی میں یہ ادارہ بڑی تیزی کے ساتھ کامیابی کی طرف گامزن ہے، اللہ رب العزت اسے نظر بد سے بچائے اور پوری امت کے لیے نافع بنائے۔

حضرت الاستاذ مفتی محمد آزاد بیگ قاسمی صاحب صدر مفتی مدرسہ معراج العلوم چیتاکیمپ، ممبئ

الاجماع فاؤنڈیشن اہل حق اہل سنت والجماعت کا عظیم راہنماں دینی ادارہ ہے، جسے ملت کے چند فکر منداحباب نے قائم کیا ہے، ایسے اداروں کا قیام آج کے پرفتن دور میں انتہائی ضروری ہے، تاکہ ترک تقلید کے شکار لوگوں کو گمرہی سے بچایا جا سکے، یہ صحیح وقت پر اٹھایا جانے والا نہایت مفید ومثبت قدم ہے، مستقبل میں اس سے خیر کثیر کی بڑی امید ہے، اللہ اسے سب کے لیے یکساں نافع بنائے۔

ایک دردمندانہ اپیل

اصحاب خیر حضرات سے اپیل ہے کہ الاجماع فاؤنڈیشن (اسلامک سینٹر ولائبریری) کی حسب استطاعت دامے، درمے سخنے مدد فرما کر عنداللہ ماجور ہوں۔

مالی مدد کرنے کے لیئے درج ذیل اکاؤنٹ کا استعمال کریں۔

Donation Details

Development Credit Bank Limited

KURLA (001) Branch, Mumbai 400070.

RTGS/NEFT/IFSC : DCBL0000011

یا ان نمبرات پر رابطہ کریں۔

۱) ڈاکٹر محمد ملکانی صاحب
9773632424

۲) پروفیسر آصف صاحب
7666669461

۳) انجینیر ایاز صاحب
8097867973

۴) محمد زین
9867820174